السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1) ۔۔۔ "یا عبدالقادر جیلانی شیئاللہ" کو حاضر و ناظر جان کر ورد کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس وِرد کا کرنے والا کیسا ہے؟

2) ۔۔۔ بغداد کی طرف رُخ کر کے اور بعض گلے میں کپڑا بھی ڈال کر دست بدستہ ہو کر گیارہ قدم چلتے ہیں اور پیران پیر سے استمداد و استعانت کرتے ہیں، یہ لوگ کیسے ہیں؟

3) ۔۔۔ مال میں اضافہ اور مصائب میں استعانت اور استغاثہ کی خاطر گیارہویں دینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر یہ اعتقاد محض ایصالِ ثواب کے لئے کیا جائے تو پھر تعیین یوم کیسا ہوگا؟

4) ۔۔۔ جو شخص ان افعال مذکورہ کا مجوز و مفتی، مروج، مُثبت اور مصر ہو وہ کیسا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں اور اہل سنت والجماعت اور مذاہب اربعہ سے کسی مذہب میں داخل ہے یا نہیں؟

5) ۔۔۔ جو لوگ افعالِ مذکورہ کے مرتکب اور معتقد ہوں ان کے ساتھ مخالطت، مجالست، مواکلت، مشاربت اور مناکحت درست ہے یا نہیں، ان کو "السلام علیکم" کہنا جائز ہے یا نہیں؟

6) ۔۔۔ جو شخص ان اعمال مذکورہ سے مانع ہو اس پر تکفیر، اتہام وہابیت اور انکارِ ولایت اولیاء کا فتویٰ لگانا کیسا ہے اور اس مانع کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الحُکمُ اِلَّا لِلّٰہِ ۔ قیود سوالات سائل سے صاف ظاہر ہے کہ جس کا یہ عقیدہ ہے وہ مشرک ہے، کیونکہ غیر اللہ کو حاضر و ناظر جاننا اور اس کے نام کا اسمائے الٰہی کے مثل درود و وظیفہ کرنا اور اس سے حاجات طلب کرنا اور گیارہ قدم بسوائے بغداد بہ نیت توجہ جانب قبرِ غوث الاعظم (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) آدابِ نماز کی مثل دَست بستہ ہو کر چلنا اور پھر الٹے پاؤں وہی آداب ملحوظ رکھنا جسے اصطلاح مشرکین و مبتدعین میں "نمازِ غوثیہ" اور "ضرب الاقدام" کہتے ہیں ۔ نیز غیر اللہ سے استمداد و استعانت کرنا اور ان جیسے افعالِ شرکیہ کا مرتکب ہونا مشرکین کا طریقہ ہے، کیونکہ ذات باری عزاسمہ علام الغیوب کے سوا علم غیب کے ثبوت کا عقیدہ کسی نبی یا ولی یا (کسی شخص) یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ روا رکھنا، دلیلِ آیات و بینات قرآن مجید، احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور روایاتِ فقہیہ کے مطابق عین شرک ہے ۔

آیات مبارکہ:

1)... قُل لا یَعلَمُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ الغَیبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَما یَشعُرونَ أَیّانَ یُبعَثونَ ٦٥ ... سورة النمل

"کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے ۔"

وَمَن أَضَلُّ مِمَّن یَدعوا مِن دونِ اللَّهِ مَن لا یَستَجیبُ لَهُ إِلىٰ یَومِ القِیٰمَةِ وَهُم عَن دُعائِهِم غٰفِلونَ ٥ ... سورة الاحقاف

2) "۔۔۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں، بلکہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں ۔

3)... وَلا تَدعُ مِن دونِ اللَّهِ ما لا یَنفَعُكَ وَلا یَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظّٰلِمینَ ١٠٦ ... سورة یونس

"اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے، پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ۔"

احادیثِ شریفہ:

1) ۔۔۔ وہ حدیث جاریات "جس میں ایک بچی نے یہ کہا تھا:

وفینا نبی یعلم ما فی غد

"اور ہم میں ایک نبی ہے جو آئندہ کل کے واقعات سے باخبر ہے ۔"

فقال : دعی ہذہ وقولی الذي کنت تقولین

"تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اسے چھوڑو، اور وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھی۔"

2) ۔۔۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت : من اخبرک ان محمدا یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ : اِنَّ اللّٰہَ عِندَہُ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ... فقد اعظم الفریۃ[1]) (11)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں تم سے جو شخص یہ کہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان پانچ چیزوں کا علم تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیت میں فرمایا ہے : "بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے، کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا، تو اس نے بہت بڑا جھوٹ باندھا۔"

3) ۔۔۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : واللہ لا ادري واللہ لا ادري وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم [1]) (21)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، اللہ کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔"

4) ۔۔۔ اور بخاری و مسلم میں "حدیث الافک" مصرح ہے کہ جب منافقین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو براءتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تحقیق میں ایک مدت تک کس قدر توجہ و اہتمام رہا اور بارگاہِ اقدس سبحانہ و تعالیٰ سے نزولِ آیاتِ براءت سے قبل، قلبِ مبارک سے شکِ ذنب رفع نہ ہوا، سو جب آیاتِ براءت نازل ہوئیں تب یقین ہوا، اگر آپ کو علمِ غیب ہوتا تو اس قدر رنج و غم اور حادثہ کا اہتمام کیوں ہوتا۔ حدیث میں یہ واقعہ اسی موضوع کے لئے نذیرِ عریاں ہے۔ اس ضمن میں اور بھی بہت سی احادیث موجود ہیں۔

فقہی روایات:

ملا علی قاری "الفقہ الاکبر" میں رقمطراز ہیں:

ثم اعلم ان الانبیاء لا یعلم المغیبات لمعارضۃ قولہ تعالیٰ : قُل لَّا یَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَیْبَ إِلَّا اللّٰہُ وقال فی البزازیہ وغیرہا من کتب الفتاوي : من قال ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر، وقال الشیخ فخر الدین بن سلیمان الحنفی فی رسالتہ : ومن ظن اَن المیت یتصرف فی الاُمور دون اللہ واَعتقد بذلک فقد کفر (کذا فی بحر الرائق) فعلم ان علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ ازلی ابدي محیط بما کان وما یکون من جمیع الاشیاء بقضہا وقضیضہا وقلہا وجلہا ونقیرہا وقطمیرہا وصغیرہا وکبیرہا ولا یخرج من علمہ وقدرتہ شیء لان الجہل بالبعض والعجز عن البعض نقص وافتقار، وہذہ النصوص القطعیۃ ناطقۃ لعموم علمہ وشمول قدرتہ فہو بکل شيء علیم وہو علی کل شیء قدیر (فقہ اکبر : 181)

جان لیجئے! کہ انبیاء کرام غیب نہیں جانتے کیوں کہ وہ اس فرمانِ الٰہی کے معارض ہے : "کہہ دیجئے کہ آسمانوں وزمین کا غیب اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔" بزازیہ اور دیگر کتب فتاویٰ میں ہے : جس نے کہا مشائخ کی ارواح حاضر جانتی ہیں وہ کافر ہوگیا۔ شیخ فخر الدین بن سلیمان الحنفی اپنے رسالہ میں کہتے ہیں کہ : جس نے یہ خیال کیا کہ میت اللہ کے سوا امور میں تصرف کرتی ہے اور اس کا عقیدہ بھی یہی ہوا تو وہ کافر ہوگیا۔ (بحر الرائق) تو معلوم ہوا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا علم ازلی و ابدی ہے اور "ماکان وما یکون" قص و قضیض، قلیل و کثیر، نقیر و قطمیر، صغیر و کبیر ہر چیز پر حاوی ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز بھی نکل نہیں سکتی اس لئے کہ کسی چیز سے ناواقفیت اور کسی چیز سے عاجزی نقص و عیب ہے اور یہ نصوص قطعیہ باری تعالیٰ کے عموم علم اور اس کے شمولِ قدرت کو قطعی ناطق ہیں، سو وہ ہر چیز کو جاننے والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

پس یہ علم اور قدرت ذات باری عالم الغیب، قادر مطلق کا خاصہ ہے، اس میں نبی یا ولی کو شریک کرنا عین شرک ہے۔ اور جو بعض امورِ غائبہ پر انبیاء علیہم السلام یا اولیائے کرام کو انکشاف ہوا ہے وہ محض بذریعہ وحی اور الہام الٰہی کی اطلاع سے ہوا۔

فرمانِ الٰہی ہے:

وَلَا یُحِیطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِہِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ... ٢٥٥ ... سورۃ البقرۃ

"اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جتنا وہ چاہے۔۔"

اور یہ علم جو باعلام حق و سبحانہ و تعالیٰ مقربان خاص الخاص کو ہوتا ہے، اگرچہ یہ ذاتِ سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہ نسبت دوسرے انبیاء عظام اور اولیائے کرام بوجہ اکمل ہے، لیکن علام الغیوب کے علم سے مماثل نہیں ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

قُل لَّا أَقُولُ لَکُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّہِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَیْبَ ... ٥٠ ... سورۃ الانعام

"کہہ دیجئے! نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔"

امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں، اس آیت قُل لَّا یَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَیْبَ إِلَّا اللَّہُ کے تحت رقمطراز ہیں :

انہ لما بین انہ المختص بالقدرۃ فکذلک بین انہ المختص بعلم الغیب ... والآیۃ سیقت لاختصاصہ تعالیٰ بعلم الغیب وان العباد لا علم لہم بشیء منہم، واما قولہ "وَمَا یَشْعُرُونَ أَیَّانَ یُبْعَثُونَ" صفۃ لاہل السموات والارض نفی ان یکون لہم علم الغیب انتہی مختصرا (تفسیر سورۃ الانعام : 50)

کہ جب اس نے یہ واضح کر دیا کہ تقدیر کے ساتھ وہی مختص ہے ایسے ہی یہ بھی بیان کر دیا کہ علم غیب کے ساتھ بھی وہی خاص ہے ، اور آیت اختصاص باری تعالیٰ ہی بتاتی ہے کہ وہ غیب دان ہے اور بندوں کو اس کا کچھ بھی" "علم نہیں رہا، یہ فرمان باری ہے کہ "انہیں تو خبر نہیں وہ کب اٹھائے جائیں گے "آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں کی یہ صفت ہے کہ اس نے ان سے علم غیب کی نفی کی ہے ۔

جواب:

2) ۔۔۔ گیارہ قدم چلنا اصطلاح اہل شرک و بدعت میں "صلاۃ غوثیہ" ہے اور اسے " ضرب الاقدام " بھی کہتے ہیں ، یہ بھی شرک ہے ، کیونکہ نماز معبودِ حقیقی کے لئے خاص عبادت ہے ۔ اس وحدہ لا شریک لہ کے علاوہ عبادت ، مدنی یا مالی شرک ہے اور فاعل مشرک ہے ۔

3) ۔۔۔ گیارھویں جو اہل بدعت کے ہاں معمول بہ مہتمم بالشان بہ نیت نذر غیر اللہ اور تقرب غیر اللہ ہے وہ بھی شرک ہے ، کیونکہ عبادت مالی بھی غیر معبود برحق کے لئے حرام اور شرک ہے اور اگر نیت ایصالِ ثواب کی ہو تو خالصا لوجہ اللہ دے کر بلا تعیینِ دن ایصالِ میت کریں اور گیارہویں کا نام زائل کرنا واجب ہے ، کیونکہ یہ نام اہل شرک و بدعت کا رکھا ہوا ہے ۔ اگر کوئی خالص نیت سے گیارھویں کا نام رکھ کر ایصال کرے تو بھی اہل توحید و سنت کے نزدیک محل تہمت ہے اور مواضع تمت سے بچنا بھی ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔

4) ۔۔۔ جو شخص ان امور کا مجِوز، مفتی اور مروج ہے ۔ العیاذ باللہ منہ ، وہ راس المشرکین ہے یعنی اپنے تابعین مشرکین کا رئیس ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور جبکہ وہ دائرہ توحید و سنت سے خارج ہو گیا تو مذاہبِ اربعہ میں سے کس مذہب میں داخل رہا۔

5) ۔۔۔ جن لوگوں کا یہ عقیدہ بد اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ ہیں ، جب تک وہ تائب نہ ہو جائیں ان سے معاملہ ترک کرنا چاہیے ۔ حدیث میں ہے ۔۔۔ :

(من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان (ابوداوٗد، کتاب السنہ ، حدیث 4681 وجامع الصغیر 6/29

6) ۔۔۔ جو شخص ان افعالِ شنیعہ سے مانع ہے وہ موحد سنی محب اولیاء ہے ، قابل امامت ہے اور اس کی امامت اولی اور انسب ہے اور اس کی تکفیر خود مکفر کی تکفیر ہے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

((حررہ الفقیر / محمد حسین الدہلوی عفا اللہ عنہ ((فقیر محمد حسین

اسمائے گرامی مؤیدین علمائے کرام:

کیف یکون عبدا مساویا للہ جل جلالہ وعزاسمہ لان اللہ کبیر االمتعال ذالعظمۃ والجلال موجد ومعطی العلم للعباد وہم الآخذون منہ والمحتاجون الیہ فی الدنیا والآخرۃ ۔ کتبہ محمد ابراہیم الدہلوي

کوئی بندہ اللہ جل جلالہ ، وعزاسمہ کے مساوی کیونکر ہو سکتا ہے ، اس لئے کہ اللہ کریم کبیر المتعال ، ذوالعظمۃ والجلال ، موجد اور اپنے بندوں کو علم عطا کرنے والا ہے اور وہ اسی سے اخذ کرنے والے اور دنیا و آخرت میں اس کے" محتاج ہیں ۔ یقال لہ ابراہیم

((قادر علی عفی عنہ ((قادر علی عفی عنہ

اولا معلوم ہو کہ قرآن ، فرقان وکلام رحمٰن جو اشرف المخلوقین پر نازل ہوا تو محض اسی عقیدہ کی درستگی کے لئے نازل ہوا ہے ۔ مشرکین کے عقائد ، اللہ تعالیٰ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک برے تھے ورنہ وہ ۔ فی زعمہم الباطل ۔ اپنے آپ کو تابعین ابراہیم علیہ السلام کہلاتے تھے اور حج بیت اللہ اور طواف و صوم وغیرہ عبادات کرتے تھے ، لیکن ان کے عقائد برے تھے کہ انبیاء واولیاء کی تصاویر بنا کر ان کی تعظیم اور نذر و نیاز کرتے تھے ۔ کما اخبر اللہ سبحانہ فی عدۃ مواضع ولیست بخفیۃ علی من لہ ادنی مس من القرآن والحدیث ۔ جس طرح کہ آج کل کے مسلمان تمام عبادات یعنی صوم و صلاۃ وحج وغیرہ بجا لاتے ہیں اور اولیاء و انبیاء کے حق میں ایسے عقائد رکھتے ہیں جیسا کہ سائل نے بیان کیا اور مجیب ۔ استعملہ اللہ لما یحب ویرضی ۔ نے جواب دیا تو حقیقت میں یہ لوگ مشرک باللہ ہیں ۔ وان صلوا وصاموا وزعموا انہم مسلمون ۔ جس طرح سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مشرکین مکہ کی عبادات قبول نہیں فرمائیں اور عقیدہ کی درستگی کا حکم دیا ویسے ہی جب تلک آج کل کے مسلمان بھی فرمانِ خدا اور رسول کے موافق عقیدے درست نہ کریں گے کوئی عبادت قبول نہ ہو گی ۔ واللہ اعلم ۔۔۔

حررہ العاجز / ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی

ایسا عقیدہ رکھنے والا سرے سے اسلام میں داخل نہیں چار مذاہب کا کیا ذکر ہے ۔۔۔ کریم الدین عظیم آبادی

رد شرک اور نداء غیر اللہ کے سلسلہ میں دونوں مجیبوں کا جواب واقعی صحیح ہے نیز غیر اللہ کی طرف جھکنا اور جھک کر سلام کرنا یا جواب دینے کو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے سختی سے منع کیا ہے اور لکھا کہ بعض علماء کو جھکتے دیکھ کر دھوکہ میں نہ آئیں ۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

ابو محمد عبد الوہاب رسول الاداب خادم شریعت

ایسا عقیدہ صریح کفر اور شرک ہے ۔ عبد الکریم بنگالی

الجواب صحیح ۔ عبد الحمید عفی عنہ عظیم آبادی

الجواب صحیح ۔ محمد زین الدین ساکن شہر بدایون حنفی المذہب

جواب بہت صحیح ہے، جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا رواج دے وہ بلا ریب مشرک ہے۔ ولی محمد فیض آبادی

مصطفیٰ خان سوتری

غلام حسین ((غلام حسین، ضلع مونگیر))

ھذا الجواب صحیح ۔ محمد دبیر الرحمٰن بنگالی

ابو محمد تائب علی

اس طرح کا اعتقاد رکھنے والا، فتویٰ دینے والا چاروں مذاہب میں لاریب ولا شک فیہ کافر اور مشرک ہے۔ ابو اسماعیل یوسف خان پوری پنجابی

ھذا الجواب صحیح ۔ بخش پوری ثم اعظم گڑھی

جواب صحیح ہے۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک ایسا عقیدہ بے شک کفر اور شرک ہے۔ محمد عبد الحکیم عفی عنہ

محمد عبد الغفور غزنوی رحمۃ اللہ علیہ امر تسری

سید محمد عبد السلام غفرلہ

سید محمد ابو الحسن

محمد عبد الحمید جلیری

ایسا عقیدہ رکھنا سراسر شرک اور کفر ہے اس کے معتقد کو اسلام میں ہر گز کوئی حصہ و نصیب نہیں ہے۔ رحیم اللہ پنجابی ۔

اس عقیدہ والا شخص جیسا کہ سائل نے لکھا ہے بے شک کافر اور مشرک ہے، چاروں مذاہب سے خارج ہونا تو بر کنار ہے۔ ۔ ۔ نور محمد

جس شخص کا یہ عقیدہ ہے وہ شخص بلاشبہ مشرک ہے۔ کما ثبت ۔ رحمت اللہ دنیا پوری

المجیب مصیب ۔ نمقہ علی احمد بن مولوی محمد سامرودی عفی عنہ الصمد

جس کا یہ اعتقاد ہے بلاشک سب اماموں اور صحابہ کے نزدیک کافر ہے۔ مسکین فضل الٰہی

الجواب صحیح والرای نجیح ۔ محمد حمایت اللہ عفی عنہ جلیری

---

[1](فتح الباری 2/524، احمد 2/122)

[2](مشکوۃ فتح الباری 3/114، 12/410، مصابیح السنہ 3/451)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن]

صفحہ: 217

محدث فتویٰ